جنیٹک ٹیسٹ اور اس کا شرعی جائزہ

پروفیسر ڈاکٹر سید نعیم بخاری

پشاور اسلامک یونیورسٹی

نکاح سے پہلے مرد وعورت کا ایک دوسرے سے جنیٹک ٹیسٹ کرانے کا مطالبہ اور اس کا حکم:

جنیٹک ٹیسٹ سائنس اس دور کا اہم ترین موضوع ہے اور زندگی کے بہت سے شرعی مسائل اس سے وابستہ ہیں۔ان مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ یہ ہے، کہ نکاح سے پہلے مرد وعورت کا ایک دوسرے کا جنیٹک ٹیسٹ کرانا تاکہ معلوم ہو جائے کہ دوسرا فریق کسی موروثی بیماری میں تو مبتلا نہیں ہے، یا ایسا تو نہیں ہے کہ وہ قوت تولید سے ہے۔

خلاصہ:

۱۔اگر زوجین رشتہ ازواج کے استحکام کے پیش نظر اپنی مرضی سے یہ ٹیسٹ کرانا چاہیں تو انہیں اس کی اجازت ہے۔

۲۔جس معاشرہ میں اسی طرح کا ٹیسٹ معروف ومروج ہو اور اس سے زوجین کی زندگی پر کوئی منفی اثر نہ پڑتا ہو تو وہاں پر بھی درست ہے۔

۳۔اگر نکاح سے مقصود حصول اولاد کو قرار دیا جائے جیسا کہ اکثر علماء کرام اس قائل ہیں، تو نکاح سے پہلے ایسے ٹیسٹ کو ایک ضرورت قرار دیا جاسکتا ہے۔

شریعت کی نگاہ میں نکاح ایک پاکیزہ اور پائیدار رشتہ ہے، اس سے مرد وعورت کی عفت وعصمت کی اچھی طرح حفاظت ہوتی ہے، دو اجنبی خاندان ایک دوسرے کے قریب کرتے ہیں، اس سے تعلقات میں اضافہ ہوتا ہے، صالح معاشرہ کی بنیاد پڑتی ہے، سکون کا ماحول بنتا ہے، نسل انسانی کی افزائش ہوتی ہے، حلال اور جائز طریقے پر خواہشات کی تکمیل ہوتی ہے، میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے سکون واطمینان کا ذریعہ اور رنج وغم میں شریک سفر ہوتے ہیں۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجاً لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ . (۱)

اس دنیا کی بہترین متاع ''امرأة صالحة'' بتلایا گیا ہے۔

حدیث نبوی ﷺ میں ہے کہ :

''و عن عبد اللہ بن عمر قال ، قال ﷺ: الدنیا کلھا متا ع خیر و خیر متاع الدنیاالمرأة الصالحة . (۲)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ بنی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ساری دنیا متاع ہے(دنیوی فائدہ)اور دنیا کی بہترین متاع نیک بخت عورت ہے۔

نکاح ہی انسان کے نصف ایمان کی تکمیل کرلیتا ہے۔

ارشادنبوی ﷺ ہے کہ

''و عن انسؓ قال ، قال ﷺ '' اذا تزوّج العبد فقد استکمل نصف الدین فلیتّق اللہ فی نصف الباقی . (۳)

حضرت اُنسؓ سے روایت ہے کہ بنی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نکاح کیا اس نے اپنا ادھا دین پورا کیا اب اس کو چاہیے کہ باقی آدھے دین میں سے اللہ سے خوف کھائے۔

یہی وجہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو نکاح کے بعد برے کاموں سے بچالیتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کتنی بڑی نعمت ہے تو اس کی حفاظت بھی ویسے ہی کی جائے گی۔ کیونکہ جہاں یہ پاکیزہ رشتہ ہے وہیں ذرا سی غلطی کی بنیاد پر یہ محبت کا رشتہ نفرتوں کی نذر ہو جاتا ہے، اس لئے اسلام ابتداء ہی میں ان تمام پوشیدہ ہوجاتا ہے، معصومین کی زندگیوں کو تباہی و بربادی سے بچانے کے لئے نظام پیش زندگی پیش کرتا ہے، اسی وجہ سے مزاج شریعت کے خلاف ایک دوسرے سے متعلق تحقیق کی اجازت دیتا ہے۔

نکاح سے قبل مرد وعورت کا جنیٹک ٹیسٹ:

آج بہت ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ملکوں میں نکاح سے قبل زوجین کے جینٹک ٹیسٹ کا رواج ہو رہا ہے، اور اس کا مقصد خوشگوار ازدواجی زندگی کے لئے پیش بندی کرنا ہے، اس ٹیسٹ کے ذریعے بہت سی موروثی بیماریوں کا پتہ چلتا ہے، جو کسی دوسرے ذریعہ سے ممکن نہیں، سائنس دانوں کے دعویٰ کے مطابق ۱۹۹۸ء تک تقریباً آٹھ ہزار موروثی بیماریوں کا اس کے ذریعے پتہ چلا ہے اور یہ بیماریاں بہت سی اس قسم کی ہیں جو عام زندگی میں اس قوت تک محسوس نہیں ہوتیں جب تک کہ خاندان کے کسی فرد میں ظاہر نہ ہو جائیں، اور تحقیق سے یہ بھی پتہ چلا کہ بہت سے بیماریاں نسلوں تک ظاہر نہیں ہوتیں، یا خاندان کے ہر فرد میں ظاہر نہیں ہوتیں، لیکن جس جین کے باعث وہ بیماریاں جنم لیتی ہیں، اگر اسی خاندان میں اس جین کے حامل شخص کی شادی کردی جائے تو دونوں کے جین سے ان کی ذریت میں خطرناک امراض پیدا ہوسکتے ہیں، لیکن اگر اس شخص شادی کسی دوسرے خاندان میں کی جائے جس میں وہ جین نہیں تو دونوں کی پوری نسل عام حالات میں ان جیسی بیماریوں سے

محفوظ رہ سکتی ہے۔

انہی وجوہات کے پیش نظر بہت سے ملکوں کے محکمہ صحت نے اس جانب خصوصی توجہ کی ہے، اور شادی سے قبل صحت کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی زوجین کو ہدایت دی ہے، اس ٹیسٹ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ شادی بارآور ہوگی یا نہیں؟ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ زوجین میں تولیدی جراثیم ہونے باوجود کسی جین کے نہ ہونے یا کسی جین کے اتصال کی بناء پر عورت بانجھ پن کا شکار ہو جاتی ہے، اسی طرح بہت سے متعدی اور جنسی امراض کا بھی پتہ چلتا ہے۔

اگر اس قسم کی تحقیقات بآسانی ہوسکتی ہوں اور ازدواجی زندگی کے لئے ان کی بناء پر تحفظات حاصل ہوتے ہوں تو شرعی نقطہ نظر سے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، شریعت اسلامیہ نکاح سے قبل ممکنہ تحقیق و تفتیش سے نہیں روکتی، بلکہ حتی الامکان اس کی حوصلہ افزائی کرتی ہے،

ایک موقع پر ایک صحابی نے کسی انصاری لڑکی سے اپنی شادی کے بارے آپ ﷺ سے مشورہ چاہا، تو حضور اکرم ﷺ نے ان سے انصاری لڑکیوں کی ایک چیز کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا، انصاری عورتوں کی آنکھ میں ایک خاص بات ہوتی ہے۔ (جو ضروری ہے کہ ہر ایک کو پسند آئے) اس لئے ایک نظر لڑکی کو دیکھ لو۔

جیسا کہ مشکوۃ کی حدیث میں منقول ہے کہ

"عن أبی هریرةؓ قال جآء رجل الی النبی ﷺ فقال انی تزوّجت امرأة من الانصار قال: فانظر الیها فانّ فی أعین الانصار شیئاً . (۴)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں ایک انصاری عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا اس کو ایک نظر دیکھ لو اس لئے کہ انصاری عورت کو آنکھوں میں کچھ خرابی ہوتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ منگیتر کے لئے اجازت ہے کہ وہ اپنی ہونے والی بیوی کو ایک نظر دیکھ لے۔

نکاح سے پہلے دیکھنے کی اجازت اور ہدایت اس لئے دی تاکہ نکاح دیرپا ہو اور ازدواجی تعلقات بہتر سے بہتر ہوسکیں، اگر غور کیا جائے جینیٹک ٹیسٹ سے یہ مقصد اعلیٰ پیمانہ پر حاصل ہوتا ہے، آنکھ سے دیکھنے میں صرف چہرہ کی شکل معلوم ہوسکتی ہے لیکن اس ٹیسٹ کے ذریعہ موروثی بیماری یا قوت تولید سے محروم ہونے اور نہ ہونے کا پتہ چل جاتا ہے، جو دائمی نکاح کا بنیادی عنصر ہے، اگر ٹیسٹ نہ کرایا گیا اور نکاح کے بعد ان امراض یا عدم قوت تولید کی وجہ سے طلاق دے دی گئی تو عورت کی زندگی مزید خراب ہو جائے گی، ساتھ ہی شوہر اور دوسرے ارکان خاندان پریشان ہوں گے، اس لئے بہتر ہے کہ پہلے ہی روک لگائی جائے اور ناخوشگوار حالات سامنے نہ آئیں، گویا یہ ٹیسٹ مذکورہ حدیث کے مقصد کے لئے مؤید ہے

مخالف نہیں، اسی طرح باوجود اس کے کہ اسلام انسانی مساوات اور برابری کا قائل ہے اور ان کے نزدیک عظمت اور برتری کا معیار صرف تقویٰ اور اللہ کا خوف ہے لیکن چونکہ بسا اوقات خاندانی اور معاشی یا پیشہ ورانہ برتری اور کمتری میاں بیوی کے ناچاقی پیدا کر دیتی ہے اس لئے شریعت نے اس کی بھی اجازت دی ہے کہ نکاح کرتے وقت اس کا لحاظ کیا جائے۔ بلکہ مختلف نصوص سے ترغیب ثابت ہوتی ہے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

"فانکحوا ما طاب لکم من النساء....." میں فقہی اصطلاح کے مطابق ماعوم پر دلالت کرتا ہے، جس میں موروثی مضر امراض سے بری ہونا اور اس کے بارے میں امکانی حد تک معلومات فراہم کرنا بھی داخل ہے۔

" تنکح المرأة لجمالها " . (۵)

جمال میں ظاہری جسمانی خوبصورت اور امراض سے جسم کا محفوظ ہونا داخل ہے، " فاظفر بذات الدین ". (۶) دینی کامیابی کا راز بھی بدنی صحت میں مضمر ہے۔

ایک روایت جو اپنے الفاظ کے لحاظ سے ضعیف ہے مگر اس کے معنی صحیح ہیں۔ اس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

" اپنے نطفے کے لئے انتخاب کرو " ۔ (۷)

اسی طرح رسول اکرم کے اس فرمان عالی کو بھی اس پس منظر میں دیکھا جانا چاہیے، جس میں رسول ﷺ نے ایسے مواقع سے بچنے کے لئے ہدایت فرمائی ہے۔ جس میں اولاد کمزور پیدا ہو، آپ ﷺ نے فرمایا۔ "قریب ترین رشتہ داروں میں نکاح نہ کرو، اس لئے کہ اس سے اولاد کمزور پیدا ہوتی ہے۔ (۸)

ایک دوسری روایت میں آتا ہے۔

" اجنبیوں میں نکاح کرو اپنی اولاد کو کمزور نہ بناؤ " ۔ (۹)

یہی مشورہ حضرت عمرؓ نے بھی حضرت سائبؓ کو دیا تھا جب ان کی نسلوں کو کمزور دیکھا، جنیڈک ٹیسٹ نے آج اس روایت کو برحق ثابت کیا ہے، اور حضور ﷺ نے از راہ ارشاد جو ہدایت فرمائی ہے اس کی وقعیت سامنے آگئی ہے، ان روایات سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ نکاح سے قبل تحقیق حال کر لینے میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔

اسی طرح ایک اور روایت میں آتا ہے۔

وعن معقل بن یسارؓ قال، قال رسول اللہ ﷺ "تزوّجو الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم.

" کہ زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچہ دینے والی سے نکاح کرو، کیونکہ میں (قیامت کے دن) تمہاری کثرت پر فخر کروں گا " ۔ (۱۰)

اس حدیث اور اس جیسی اور نصوص شرعیہ پر عمل کی خاطر جنیٹک ٹیسٹ کرانا جائز قرار دیا جا سکتا ہے، تاکہ قوت تولید کا صحیح اندازہ لگ سکے، کہ اس کے اندر قوت تولید موجود ہے یا نہیں، کیونکہ نکاح کا سب سے بڑا مقصد اولاد کا حصول ہی ہے، دیگر مقاصد اس سے فروتر اسی ضروت کی تکمیل کا ذریعہ ہیں۔

امام غزالیؒ نے تو اولاد کا حصول ہی پہلا فائدہ قرار دیا ہے اور اسی کو اصیل کہا ہے، بلکہ مشروعیت نکاح کے لئے سبب بتلایا ہے ۔ (۱۱)

نیز نفس (جان) اور نسل کی محافظت شریعت کے مقاصد داخل ہے۔

جیسا کہ ڈاکٹر یوسف خالد العالم فرماتے ہیں۔

" تولید کی صفت ہی نکاح کا اصل مقصد ہے " ۔ (۱۲)

ایسی صورت میں نکاح سے پہلے مرد و عورت کا اس مقصد سے جنیٹک ٹیسٹ کرانا بظاہر شریعت سے متصادم معلوم نہیں ہوتا ورنہ متعدی امراض کی بناء پر میاں بیوی کے درمیان تفریق کی اجازت نہ ہوتی، نہ صرف یہ کہ اس ٹیسٹ میں کوئی حرج نہیں بلکہ ضرورت کے وقت یہ فرمان رسول ﷺ۔

" فرّ من المجذوم كما تفر من الاسد " .

کہ مجذوم سے ایسا بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو (۱۳) کے تحت آتا ہے۔

متعدد فقہی ضابطوں سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

۱۔ يتحمل الضرر الخاص لدفع ضرر عام ۔ (۱۴)

ضرر عام کو دور کرنے کے لئے ضرر خاص کو گوارا کیا جائے گا۔

۲۔ الضرر الاشد يزول بالضرر الأخف . (۱۵)

اگر دو چیزوں میں سے ایک ضرر دوسرے سے بڑا ہو تو چھوٹا ضرر گوارا کر کے بھاری ضرر کو دور کیا جائے گا۔

۳۔ اذا تعارض مفسدتان روعى اعظمها ضرراً بارتكاب اخفهما . (۱۶)

جب دو مفسدے ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں تو ہلکے مفسدے کو قبول کر کے بڑے کے ضرر سے محفوظ رہنے کی کوشش کی جائے گی۔

پھر جنیٹک ٹیسٹ سے اگر ثابت ہو جائے کہ یہ رشتہ نکاح طبعی طور پر مناسب ہے، اور اس کے نقصانات زوجین یا ان کی اولاد کو پہنچیں گے تو ایسی صورت میں اس رشتہ نکاح سے گریز کرنا ضروری ہے، بشرطیکہ رپورٹ قابل اعتماد ذرائع سے آئی ہو۔

مراجع ومصادر :

(۱)القرآن الکریم الروم آیت نمبر ۲۱.

(۲) مشکوٰۃ المصابیح ، ۲۹۴۸، کتاب النکاح، جلد دوم ، دار العلمیۃ بیروت ، بلاسن.

(۳) مشکوٰۃ المصابیح ۲۹۶۱، کتاب النکاح، جلد دوم ، دار العلمیۃ بیروت ، بلاسن.

(۴)مشکوٰۃ المصابیح ، کتاب النکاح ، ۲۶۸/۱.

(۵) مشکوٰۃ المصابیح،۲۹۴۷، کتاب النکاح، جلد دوم ، دار العلمیۃ بیروت ، بلاسن.

(۶)مشکوٰۃ المصابیح،۲۹۴۷، کتاب النکاح، جلد دوم ، دار العلمیۃ بیروت ، بلاسن.

(۷)بحوالہ الوراثۃ و الهندستہ الوراثیۃ و الجینوم البشری، والعلاج الجینی ، الدکتور وهبة زحیلی ، ۲۸۱، دار التراث الاسلامی ،بیروت، ۲۰۰۲م.

(۸)النهایۃ فی غریب الحدیث والاثر، للامام مجدالدین ابن الیر، ۱۰۶/۳، دار العلمیۃ بیروت بلاسن.

(۹)الفائق فی غریب الحدیث ، للعلامۃ جا ر اللہ الزی مخشری، ۳۵۰/۲، دار الکتب الاسلامی، لبنان. بلاسن.

(۱۰)مشکوٰۃ المصابیح،۲۹۵۶، کتاب النکاح، جلد دوم ، دار العلمیۃ بیروت ، بلاسن.

(۱۱)احیاء العلوم، امام احمد الغزالی، ۲۹/۲، دار الاشاعت کراچی ، بلاسن.

(۱۲)المقاصد العامۃ للشرعیۃ الاسلامیۃ، ڈاکٹر یوسف خالد العالم ، ۲۰۴، دار التراث الاسلامی بیروت، ۲۰۰۲م.

(۱۳)صحیح البخاری بحاشیۃ السندی ، جلد نمبر ۴، صفحہ ۱۲ ، کتاب الطب ، حدیث نمبر ۵۷۰۷،مطبعہ دار الکتب الاسلامیہ بیروت.

(۱۴) الاشباہ والنظائر، لابن نجیم المصری الحنفی، ۲۸۰/۱ ،قدیمی کتب خانہ کراچی ، بلا سن.

(۱۵)الاشباہ والنظائر، لابن نجیم المصری الحنفی، ۲۸۳/۱ ،قدیمی کتب خانہ کراچی ، بلا سن.

(۱۶)الاشباہ والنظائر، لابن نجیم المصری الحنفی، ۲۸۶/۱ ،قدیمی کتب خانہ کراچی ، بلا سن.